سوال

آدم علیہ السلام کی لمبائی سے تعجب ہے

جواب

الحمد للہ

اول :

یہ الفاظ ابوھریرہ رضی اللہ تعلی عنہ کی حدیث میں ہیں جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ نے فرمایا :

(آدم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے پیدا فرمیا توان کی لمبائی ساٹھ ھاتھ تھی پھر اللہ تعالی نے انہیں فرمایا کہ جاؤان فرشتوں کو سلام کرو توجو وہ جواب دیں اسے سنو کیونکہ وہی تیرا اور تیری اولاد کا سلام ہوگا ، تو آدم علیہ السلام نے السلام علیکم کہا توانہوں نے جواب میں رحمۃ اللہ کا اضافہ کرکے علیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا توجو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر داخل ہوگا ، توآج تک مخلوق گھٹ رہی ہے) صحیح البخاری حدیث نمبر (3336) صحیح مسلم حدیث نمبر (7092) ۔

اور مسلم کے لفظ یہ ہیں (توجو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر داخل ہوگا اوراس کی لمبائی ساٹھ ھاتھ ہوگی ، توآج تک مخلوق گھٹ رہی ہے) ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ (توآج تک مخلوق گھٹ رہی ہے) کے بارہ میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ :

یعنی ہر نسل اوردور میں قد پہلے دور سے کم ہوگا اورقد کی یہ کمی امت محمدیہ پر آکر ختم ہوچکی ہے اوریہ معاملہ یہاں پر آکر ٹھرچکا ہے ۔ اھ ۔ فتح الباری (6/367) ۔

تومسلمان پر ضروری اوروجب ہے کہ وہ ہر اس خبر جس کی دلیل قرآن وسنت میں مل جائے اورحدیث بھی صحیح ہوتو اس پر ایمان لائے ، امام شافعی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ :

(میں اللہ تعالی اورجوکچھ اللہ تعالی کے متعلق وارد ہے اللہ تعالی کی مراد کے مطابق ایمان لایا اوراللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اورجوکچھ ان کے بارہ میں آیا ہے اس پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کے مطابق ایمان لایا) دیکھیں : الارشاد شرح لمعۃ الاعتقاد ص (89) ۔

تومومن پر یہ واجب اورضروری ہے کہ وہ جس چیز کی اللہ تعالی نے خبر دی ہے اس پر ایمان جازم رکھے اوراسی طرح جس چیز کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے اگر وہ صحیح طورپر ثابت ہوتو اس پر بھی ایمان لانا ضروری ہے ، اوراس ایمان میں ذرہ برابر بھی شک نہیں ہونا چاہیے ۔

اورضروری ہے کہ اس خبر کی سمجھ آئے یا نہ آئے اسے اجمالی اورتفصیلی طورپر مانا جائے ان خبروں پر تعجب ہو یا نہ ہو اس لیے کہ یقینی طور پر صحیح اورثابت ہونے والے امر کا عدم کونہ پانا یہ معنی نہیں رکھتا کہ وہ ثابت ہی نہیں لیکن معاملہ یہ ہے کہ اس کی عقل اس کا احاطہ کرنے اور سمجھنے سے قاصر ہے ۔

اوراللہ سبحانہ وتعالی نے توہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہمیں اللہ تعالی نے اپنے متعلق جوکچھ بتایا ہے یا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کے بارہ میں جو بتایا اس پر ایمان لائیں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

مومن تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر پکا ایمان لائیں پھر اس میں شک وشبہ نہ کریں اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ تعالی کے راہ میں جہاد کرتے رہیں تو یہی لوگ (اپنے دعوی ایمان میں) سچے اور راست گو ہیں الحجرات (15)۔

اور ایمان میں سے ہی ایمان بالغیب بھی ہے، اور یہ حدیث جو اس وقت ہمارے سامنے ہے وہ بھی انہیں غیبی امور میں سے ہے، اللہ تعالی نے غیب پر ایمان لانے والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے :

الم، اس کتاب میں کوئی شک نہیں، متقی اور پرہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے، جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز۔۔۔ البقرۃ (1-3)۔

عزیز بھائی آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ اللہ تبارک وتعالی ہر چیز پر قادر ہے تو جس طرح اللہ تعالی نے انسان کو اس کی موجودہ شکل میں پیدا فرمایا وہ اس پر بھی قادر ہے کہ وہ اسے اس سے بڑی یا چھوٹی شکل میں پیدا فرمائے۔

تو اگر پھر بھی آپ کو اس مسئلہ میں کوئی مشکل پیش آئے تو آپ ان ٹھگنے قد کے لوگوں کو جنہیں ہم بچوں جتنے قد کاٹھ میں دیکھتے ہیں سے عبرت حاصل کریں، تو اگر یہ واقعتا اور حقیقتا موجود ہے تو پھر اس میں کیا چیز مانع ہے کہ اس کے برعکس لمبے قد نہ ہوں جن کا قد ساٹھ ھاتھ نہ ہو، اور تاریخ انسانی اس پر گواہ بھی ہے جیسا کہ آثار قدیمہ کے ماہرین کا کہنا ہے کہ بشری تاریخ میں بہت زیادہ لمبے قد کے لوگ پائے جاتے تھے۔

اور اصل مسئلہ تو یہی ہے کہ اللہ تعالی کی قدرت کاملہ اور اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ کی دی گئی خبروں کو تسلیم کیا جائے اور ہم بھی وہی کہیں جس طرح علم میں رسوخ رکھنے والے کہتے ہیں :

ہمارا اس پر ایمان ہے کہ سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے آل عمران (7)۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں حق کو حق دیکھنے اور اس پر چلنے اور باطل کو باطل سمجھنے اور اس سے اجتناب کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین۔

واللہ تعالی اعلم.